میڈیا کا امن میں مثبت اور منفی کردار

The Positive and Negative Role of Media in Peace

Aijaz Ali Sodhar
PhD Scholar, Department Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh Jamshoro: aijazsodhar58@gmail.com

Amjad Ali Halo
MPhil Scholar, Department Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh Jamshoro: amjadalihalo103@gmail.com

Abstract

In this modern age media is a very important source of medium. It is an important means of communicating, disseminating information, educating, promoting business, entertaining, promoting something, keeping abreast of world events and communicating ideas to the public. Media that includes printed media، electronic media, web media and social media can be used positively to achieve good goals. The media plays an important role in shaping the minds of the people and promoting law and order. News, programs and advertisements promoting peace are broadcast through the media. Media includes printed media including newspapers, books, magazines, journals and pamphlets, electronic media including television, radio, computers, smart phones, projectors and other electronic gadgets, social media including software such as Instagram, Face book, Twitter and WhatsApp etc. and web media including various search engines and software like YouTube etc. Through these media, articles, written messages, statements, audios, videos, experiences and advices of scholars and artists are sought to improve the peace situation. Through which the state of peace in the society and the country is maintained, people get knowledge and are aware of the information and situation of the world. Some people use the media in a negative way for their own worldly gain، which leads to misconceptions and bad elements in the society. This article discusses the positive role of media in promoting peace and the negative use of promoting evil in society. This article also discusses the disadvantages of using negative media and the benefits of using it positively. This is an analytical study and data is gathered from secondary sources; books, articles and online sources.The society can be made ideal by using the positive side of the media, but the positive side of the media is very little used and the negative side is used a lot. The negative use of unwanted media has had a negative impact on people's thinking, character,

behavior and mood, due to which there is a negative change in customs, culture and civilization, lifestyle, standing and mutual relations. The young generation has become a victim of misguidance. Cheating, deceiving, being deceitful, resorting to lying, disrespecting others, disrespecting elders and misrepresenting are considered perfection. Due to the negative use of media, people have started to behave in a way less way, they have started to live life aimlessly.

Keywords: Media, Important, Roll, Promoting, Peace, Good elements, Bad elements**.**

آج کے اس جدید دور میں سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ پوری دنیا آپس میں ایک ہی گاؤں کی طرح نظر آتی ہے۔ جس کو سائنسی اصطلاح میں عالمی گاؤں (Global Village) کہا جاتا ہے۔ پوری دنیا کے لوگ ایک دوسرے سے اس طرح جڑ چکے ہیں کہ دنیا کا کونا کونا ناپا جا چکا ہے۔ پوری دنیا میں جس بھی جگہ کوئی بھی بات ہو، کوئی بھی نئی ایجاد ہوئی ہو یا کوئی بھی واقعہ رونما ہو تو پوری دنیا کے لوگ اس سے بہت جلد باخبر ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے ذرائع ابلاغ وسیع تر ہو چکے ہیں۔ پہلے دنیا کے ممالک ایک دوسرے کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے مختلف ذرائع ابلاغ کا استعمال کیا کرتے تھے۔ ان میں سے پیغام رسانی کے لیے پوسٹ کا نظام، پرندوں کے ذریعے خط و کتابت وغیرہ جیسے طرق استعمال کیے جاتے تھے۔ ان ذرائع میں بہت زیادہ وقت درکار ہوتا تھا اور بہت سے خطرات کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا۔ کسی بھی خبر کو عام کرنے اور پھیلانے کے لئے ڈھنڈورا بھی پیٹا جاتا تھا۔ اعلان کروائے جاتے تھے۔ مگر آج دنیا میں سائنس نے اس حد تک ترقی کرلی ہے کہ دنیا کی ہر چیز کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کیا جا چکا ہے۔ مسافت کو الیکٹرانک میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے لمحات میں طے کیا جاتا ہے۔ آج کے جدید دور میں ذرائع ابلاغ نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ پہلے دور میں جو بات دنوں اور گھنٹوں میں مشتہر ہوتی تھی وہ آج منٹوں اور لمحوں میں مشتہر ہو جاتی ہے۔ میڈیا معلومات کو فراہم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ عوام چاہے چھوٹا ہو یا بڑا جوان ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت سب میڈیا سے مرغوب نظر آتے ہیں۔ میڈیا پر پیش کئے جانے والے پروگراموں کو سچا سمجھ کر اعتبار کیا جاتا ہے۔ میڈیا کو کسی بھی سماج یا ملک کی ترقی میں اہم ستون کی حیثیت حاصل ہے۔ حکومت کے بننے اار بگڑنے معاشرے کے سدھرنے یا برا ہونے میں میڈیا کے کردار کو اہم سمجھا جاتا ہے۔ میڈیا جس کو چاہے عزت دے کر عروج بخشے یا جس کو چاہے ذلیل کر کے ذلت کی دلدل میں دھکیل دے۔ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کی عزت کو ٹاک شوز میں سرعام اچھالا جاتا ہے اور کسی کو بڑھا چڑھا کر پیش کر کے عزت دار ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لوگ ایسے پروگراموں کا اثر لے کر اتباع بھی کرتے ہیں۔

دور دراز کے حالات اور مناظر بالمشافہ دکھائے جاتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے مختلف اقسام ہیں، جن میں سے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا اور ویب میڈیا وغیرہ آج کے ذرائع ابلاغ ہیں۔ ان سب میں سے پرنٹ میڈیا کے علاوہ سب کی رفتار ہزاروں کلومیٹر بلکہ اس سے بھی زیادہ دور کی خبر لائیو نشر کرکے فاصلوں کو ہی ختم کیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت نے انسانوں کو اس دھرتی پر امتحان سے گزرنے کے لیے بھیجا ہے اور دنیا کی باقی سب چیزوں کو انسان کی فلاح و بہبود اور خدمت کے لیے بنایا ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کو پیدا کرنے کا مقصد اپنی عبادت کرنا بتایا ہے۔

"وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾"[1]

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

انسان کو عبادات میں سے افضل عبادت دوسروں کی مدد کرنا بتایا۔ انسان کو اپنی چاہت والا راستہ بتایا اور اپنی منشا کے خلاف زندگی گزارنے سے روکا ہے۔ اللہ رب العزت حضرت انسان سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے۔ انسانوں کو اپنی تخلیقات میں سے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ انسان کی اولین ترجیح دوسرے انسانوں کی خدمت میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا راز رکھا۔

آج کے اس جدید سائنسی ترقی کے دور میں ایک انسان کا دوسرے انسانوں سے رابطہ لازمی امر اور وقت کی اہم ضرورت بن گیا ہے۔ انسان کی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنی خوشی کو دوسروں کے ساتھ بانٹنے سے سکون محسوس کرتا ہے اور اپنی تکالیف کو دوسروں کو بتانے میں غم غلط کرنا محسوس کرتا ہے۔ مل جل کر رہنا انسان کی فطری ضرورت ہے۔ شروع ہی سے انسان آپس میں مل جل کر رہتے ہیں اور اپنے احساسات، جذبات، غم، خوشی، پیار، محبت، نفرت، غصہ اور خوف دوسروں کے سامنے ظاہر کرتا رہتا ہے۔ انسانی زندگی کا لمحہ لمحہ دوسروں کو اپنے حالات سے آگاہ کرنے کا تقاضہ کرتا رہتا ہے۔ سابق لوگوں کے حالات اور ان کے کردار کا چرچا کرنا، خود نیکی کی راہ پر چلنا اور دوسروں کو اس کی نصیحت کرنا، لوگوں کے احساسات کو جگانا اور دوسرے لوگوں کی طرف سے تسلی لینا انسانی فطری عمل رہا ہے۔ پہلے دور کے مقابلے میں آج کے دور میں ان سب چیزوں میں بہت آسانی ہو چکی ہے۔ سابق ادوار

---

[1] القرآن:51:56

Āl-Qrān: 56: 51

کے احوال اور موجودہ حالات کی خبر اوروں تک پہنچانے کے ذرائع کو ذرائع ابلاغ کہا جاتا ہے۔ جیسے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا:

"یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ۔"[2]

ترجمہ: اے پیغمبر جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ دوسرے لوگوں تک پہنچادو۔

اللہ رب العزت اپنے منتخب کردہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اس بات کا پابند بنایا تھا کہ وہ اللہ رب العزت کے احکامات لوگوں تک پہنچائیں۔ پہلے ذرائع ابلاغ کے لئے کوئی منظم ادارے موجود نہ تھے، مگر آج کے دور میں اس کے لیے باقاعدہ منظم ادارے وجود میں آچکے ہیں۔ ایسے ذرائع جن کے ذریعہ انسان اپنی باتوں اور حالات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے، ان کو اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگلش میں (Media) کہا جاتا ہے۔ پھر ان کو اس میں پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا وغیرہ شامل ہیں۔ انہی ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنوں، مہینوں اور سالوں کے وقت میں مشتہر ہونے والی بات آج بہت ہی تھوڑے وقت میں مشتہر ہونا ممکن ہو پایا ہے۔

آج کے دور میں ان ابلاغ کے ذرائع میں سے الیکٹرانک میڈیا دوسرے ذرائع ابلاغ کے مقابلے میں تیز ترین ذریعہ ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ہی کسی خبر کو لمحوں میں پوری دنیا میں مشتہر کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ دور میں الیکٹرانک میڈیا میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے اور اس میں غیر عمومی اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کی وجہ سے لوگوں کی زندگی میں انقلاب سا آگیا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ اہم کردار اور ہر عام و خاص تک رسائی موبائل کی صورت میں ممکن ہو پائی ہے۔ آج سمارٹ فون ایک ایسا آلہ ہے جو الیکٹرانک میڈیا کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ ہے۔ اس میں انٹرنیٹ کو ایک مسلم اہمیت حاصل ہے۔[3] آج انہی ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ہر بات اور حالات کو لمحوں میں عام کرنا اور پھیلانا ممکن ہو سکا ہے۔ انہی ذرائع سے لوگوں کی ذہن سازی کی جاتی ہے۔ عوام کو مثبت یا منفی حالات پیدا کرنے کے لیے مجبور کیا جاسکتا ہے۔ آج کے انسان کے لیے زندگی گزارنے کے لئے ان ذرائع سے کوئی مفر نہیں ہے۔ ان ہی کے ذریعے عوام کی سوچ کو مثبت یا منفی بنانا بالکل آسان ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام کو غلط راہ پر چلانے کی بھی سعی کی جاسکتی ہے اور عوام کو اچھائی کی طرف بھی لے جایا جاسکتا ہے۔

---

[2] **القرآن:** 67:5

Āl-Qrān: 5 : 67

[3] ثناء چوہدری، جدید تعلقاتِ عامہ، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان 1988ء، ص 63

ṯnāʾ chwhdry, ğdyd tʿlqāʿāmh, mqtdrh qwmy zbān, Pākistān, 1988, p.63

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کی قسمیں اور امن میں ان کا کردار

آج سائنس اس میدان میں کافی ترقی کر چکی ہے۔ آج کے دور کو سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور کہا جاتا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں۔ مختلف سافٹ ویئرز کے ذریعے عوام کو جوڑا جارہا ہے۔ ان ہی نئی ایجادات کی بدولت ہر شخص امیر چاہے غریب تک ان ذرائع ابلاغ کو پہنچایا جاچکا ہے۔ جن کی وجہ سے ہر شخص پوری دنیا کے حالات سے باخبر رہتا ہے اور آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ انہیں ایجادات کی وجہ سے لوگ زیادہ مصروف بھی ہوتے جارہے ہیں۔ ان ذرائع ابلاغ کی بدولت لوگوں کی ذہن سازی کرنا اور اپنے حالات اور باتوں کی تشہیر کرنا بہت آسان ہو چکا ہے۔ ان ذرائع ابلاغ کو منفی اور مثبت پہلوؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ ان کو استعمال کرنے والے کی منشا پر ہوتا ہے کہ وہ ان کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ پیسے کے بل بوتے پر جنت بھی خریدی جاسکتی ہے اور جہنم بھی۔ بالکل اسی طرح ان ذرائع ابلاغ کے استعمال کو لوگوں کی فلاح و بہبود وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے تو لوگوں کو سیدھی راہ سے بہکانے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہی ذرائع ابلاغ کو لوگوں کی تفریح کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح امن و امان کی صورتحال برقرار رکھنے اور لوگوں کے جذبات کو بھڑکا کر ان کو مشتعل کرنے کے لئے بھی انہی ذرائع استعمال کیا جاتا ہے۔ میڈیا اپنے سارے طریقے امن قائم کرنے کے لئے استعمال کر کے امن کا داعی بن سکتا ہے۔[4] موجودہ دور میں جو ذرائع ابلاغ موجود ہیں اور ان کے ذریعے کس طرح امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھا جاسکتا ہے کی وضاحت کرتے ہیں۔

ٹیلی ویژن: ٹیلی ویژن کی ایجاد دسویں صدی میں ہوئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ ایک اہم ایجاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ ٹیلی ویژن نے عوام پر اپنا ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ٹیلی ویژن لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کا ایک اہم آلہ رہا ہے۔ ٹیلی ویژن نے پوری دنیا کے حالات کو ریکارڈ کیا، تہذیبوں کی آپس میں پہچان کرائی، لوگوں کو عام معلومات سے لے کر تعلیمی میدان میں فائدہ دیا، ملکی حالات سے عوام کو آگاہ رکھا اور کسی خبر کو مشتہر کرنے کے لئے ایک اہم ترین ذریعہ رہا۔ ٹیلی ویژن پر خبروں کا سلسلہ چلا، جس کی وجہ سے لوگ دنیا و ملک کے حالات سے باخبر رہے پھر اس پر ڈاکیومینٹری کی وجہ سے لوگوں کے علم میں اضافہ ہوا۔ فاصلاتی اسباق اور لیکچرز کی وجہ سے لوگ تعلیم

[4] Rawat, Ramesh Kumar, Dr, Roll of Media Promoting Peace in Global Political Contexts, International Journal of Education and Science Research Review, page 10, Volume 1, issue 4, August 2014.

بھی حاصل کرنے لگے، ڈراموں، فلموں اور گانوں سے لوگوں کو انٹرٹین کیا جانے لگا، مختلف کمپنیاں اپنی مصنوعات کے اشتہارات بنوا کر نشر کروانے لگے۔ جس کی وجہ سے ان کی مصنوعات سے عوام آسانی سے باخبر ہوتا رہا اور ان کا پیغام عوام تک آسانی سے پہنچنے لگا۔ جہاں پر ٹیلی ویژن نے لوگوں کی عام معلومات میں غیر معمولی اضافہ کیا وہاں پر اس نے عوام کی زندگیوں میں مغربی رسم و رواج، تہذیب و تمدن اور ان کی طرز کو اپنانے کو بھی زیادہ فروغ دیا۔ دسویں صدی سے لے کر آج تک ٹیلی ویژن دنیا کے حالات سے باخبر رکھنے اور انٹرٹین ہونے کا اہم ذریعہ رہا ہے۔ وقت کے ساتھ نہ صرف ٹیلی ویژن کی مشینری اور جسامت میں ہی تبدیلی ہوتی رہی ہے بلکہ اس پر نشر کیے جانے والے پروگراموں کے مقاصد میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ آج سینکڑوں کی تعداد میں مختلف چینلز موجود ہیں۔ ہر چینل کا اپنا ایک مقصد اور پیغام ہوتا ہے۔ ان میں سے کچھ چینلز صرف دنیا کے حالات اور اس میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر مشتمل خبروں کو ہی نشر کرتے ہیں اور معلوماتی پروگرامز نشر کر کے عوام کو حالات سے باخبر رکھنے اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ چینلز صرف فلموں کو ہی ترجیح دے کر لوگوں کو انٹرٹین کرتے ہیں۔ کچھ چینلز سے صرف گانے ہی نشر کئے جاتے ہیں تو کچھ چینلز صرف ڈرامے ہی نشر کرتے ہیں۔ اس طرح کچھ چینلز صرف مذھب کی تعلیم کے لئے ہی وجود میں لائے گئے ہیں۔ کچھ چینلز مختلف ڈاکیومنٹریز پر مشتمل پروگرام اور معلومات عامہ کے پروگرام ہی نشر کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی چینلز مذکورہ پروگراموں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ کچھ پروگرام ماہر نفسیات، ادباء، حکماء اور سیاسی مبصرین کے تبصروں پر مشتمل پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، جن کے ذریعے عوام ملکی و دنیاوی حالات اور ان میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے باخبر رہتے ہیں۔ کچھ اینکر پرسنز کی باتوں کا عوام پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ انہیں کی باتوں اور تبصروں کا اثر لے کر لوگ سچ کو جان جاتے ہیں۔ اس طرح مختلف مذہبی اسکالرز، علماء کرام، پادری، پنڈت اور سادھوؤں سے کسی موضوع پر بیان کروا کر ان کی ریکارڈنگ چلائی جاتی ہیں یا لائیو نشر بھی کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو مذہبی علم بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح مختلف مسالک کے اسکالرز کو جمع کر کے ان کا کسی موضوع پر آپسی بحث کروایا جاتا ہے۔ مذہبی رہنما جب کسی پروگرام میں شریک ہوتے ہیں تو جو لوگ ان کی ابتدا کرتے ہیں کو مثبت سوچ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے پروگراموں میں امن و امان کی بات کی جاتی ہے۔ جس کا لوگوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ جب مذہبی رہنما، اسکالرز اور اینکر پرسنز امن کا درس دیتے ہیں تو اس کا اثر لوگوں پر ہوتا ہے اور ساتھ موجودہ نسل تک امن کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کی اچھی ذہن سازی ہوتی ہے اور وہ امن پرست بن جاتے ہیں۔ اس طرح اس کے برعکس بھی ہوتا ہے کہ کچھ اینکر پرسنز سیاسی مخالفت یا ذاتی عناد کی وجہ سے کسی عزت دار کی عزت کو تار تار کرتے ہیں۔ مخالف

کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی کرتے ہیں۔ کچھ چینلز اخلاق کے منافی پروگرام نشر کر کے لوگوں کی منفی ذہن سازی کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کے ذہن منتشر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے امن وامان کی صورتحال خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

ریڈیو: ریڈیو کا شمار تیز ترین سوتی ذرائع ابلاغ میں ہوتا ہے۔ پہلے تو جن لوگوں تک ٹیلی ویژن کی رسائی نہیں ہوتی تھی تو اس دور میں دیہاتوں تک بھی ریڈیو ہی ابلاغ کا اہم ذریعہ تھا۔ جس کی وجہ سے دور دراز میں رہنے والے اور دیہاتی لوگ بھی دنیا کے حالات سے باخبر رہتے تھے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، موبائل وغیرہ آج کے جدید ذرائع ابلاغ ہیں۔ یہ آپس میں مربوط بھی ہیں۔ آج کل موبائل میں ریڈیو موجود ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو باخبر ہونے کی آسانی میسر ہو چکی ہے۔ ریڈیو میں صرف آڈیو پروگرام ہی نشر کیے جاتے ہیں۔ ریڈیو پر خبریں، ادبی پروگرام، مذہبی پروگرام اور معلومات عامہ اور گانے وغیرہ نشر کیے جاتے ہیں۔ ریڈیو پر ادبی پروگراموں اور مذہبی پروگراموں کے ذریعے امن کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی صحیح سمت میں ذہن سازی ہوتی ہے۔ آج کے دور میں بھی ریڈیو ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

انٹرنیٹ: ذرائع ابلاغ میں انٹرنیٹ موجودہ دور کا سب سے تیز ترین ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے کسی بھی علاقے کی خبر، حالات، کوئی بات یا کوئی پیغام پوری دنیا میں چند ہی لمحوں میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ ہی وہ ذریعہ ابلاغ ہے جس کی وجہ سے دنیا عالمی گاؤں (Global Village) بنا، جس کی وجہ سے دنیا کی تہذیب اور تمدن ایک دوسرے پر آشکار ہو پائی ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے سوشل میڈیا جس میں فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور واٹس ایپ جیسے سوشل گروپس شامل ہیں وجود میں آئے ہیں۔ ان ہی کی بدولت دنیا کے فاصلے کم ہوتے نظر آئے۔ جس پیغام کو مشتہر ہونے میں گھنٹوں، دنوں، مہینوں اور سالوں کے وقت کی ضرورت پڑتی تھی اب وہ صرف چند لمحوں میں ہی مشتہر ہو جاتے ہیں۔ مختلف ویب سرچ انجنز کے ذریعے دنیا کی کافی معلومات صرف چند لمحوں میں اسکرین پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس طرح ای میل کے ذریعے مختلف ویڈیوز، آڈیوز، تصاویر یا کوئی لکھی ہوئی (Composed) فائیلز دنیا کے کسی بھی کونے تک صرف چند لمحوں میں پہنچ جاتی ہیں۔[5] انٹرنیٹ ہی آج کے دور میں پیغامات کو فوری طور پر مشتہر کرنے اور

---

[5] محمد بشیر، مختصر انٹرنیٹ ڈکشنری، لاہور، اردو بازار، ص60

mḥmd bšyr, mḫtṣr internet dictunry, lahore, ārdw bāzār, P.60

پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ جس کی وجہ سے آج لوگ سمارٹ فون میں اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ ان کو ارد گرد کے لوگوں کی طرف اتنی توجہ ہی نہیں ہوتی۔ انٹرنیٹ کی بدولت سمارٹ فون کے ذریعے انسان ہر وقت مصروف دکھائی دیتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے امن کا پیغام چند سیکنڈوں میں لوگوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے ذریعے عبرت انگیز معلومات اور وڈیوز ہر عام و خاص تک پہنچ جاتے ہیں۔ ایک بٹن کے کلک سے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ ہی کے ذریعے لوگ مختلف سوشل میڈیا گروپس کے ذریعے جڑے ہوئے ہیں۔ جس طرح مختلف واٹس ایپ گروپس، فیس بک، انسٹاگرام کی فالوونگ اور ٹوٹر کی فالوونگ، مطلب کہ لاتعداد لوگ کسی نہ کسی سوشل میڈیا گروپ کے ساتھ آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے اسکالرز اور محققین کی تحقیقات اور پیغامات کو عام کیا جاتا ہے۔ مختلف معلوماتی ویڈیوز مہیا کیے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے بڑی بڑی سلیبر ٹیز جن کی فین فالوونگ لاکھوں میں ہوتی ہے کے پیغامات چند لمحوں میں مشتہر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اسکالرز اور مذہبی رہنماؤں کے پیغامات بھی لوگوں تک فی الفور پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں پر انٹرنیٹ امن کو فروغ دینے میں تیز ترین اور اہم کردار ادا کرتا ہے وہاں پر مختلف ویب سائیٹس پر مختلف غیر معیاری مواد اور غیر اخلاقی مواد موجود ہونے کی وجہ سے لوگوں کی اس تک رسائی آسان ہوتی ہے۔ اس کا لوگوں پر برا اثر پڑتا ہے اور سماج میں بگاڑ پیدا ہونے کا قوی خدشہ ہوتا ہے اور کچھ ویب سائیٹس پر مذہب کے خلاف مواد رکھ کر لوگوں کو مشتعل کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے امن و امان کی صورتحال خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

پرنٹ میڈیا: پرنٹ میڈیا بھی ذرائع ابلاغ میں اہمیت کا حامل ہے۔ پرنٹ میڈیا میں اخبارات، جرائد و رسائل اور کتب شامل ہیں۔ اخبارات ملکی و غیر ملکی خبروں کو شائع کر کے عام کرتا ہیں تمدن، معاشرے کی عکاسی اور معلومات کو شائع کرتے ہیں۔ اخبارات، میگزین اور وسائل کے ذریعے لوگوں میں مذہب کی تبلیغ بھی کی جاتی ہے اور لوگوں کو تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ لوگوں کی اصلاح و تربیت بھی کی جاتی ہے۔ ان ہی کے ذریعے فاصلے کم ہو جاتے ہیں اور مختلف اقوام ایک دوسرے کے قریب ہو جاتی ہیں۔ تحریر کی ہوئی چیز کافی دیرپا ہوتی ہے۔ وہ ایک نسل سے دوسری نسل تک بعینہ منتقل ہوتی رہتی ہے۔ یہ ہی تحریر کا نظام اللہ رب العزت نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے جاری فرمایا۔ انبیاء علیہ السلام کے ساتھ مقدس الہامی کتب کا بھی جاری فرمایا۔ ابلاغ کے ذرائع کے لئے تحریر کا طریقہ فطری ہے۔ قرآن مجید میں رقم ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ [6]

ترجمہ: یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں۔

کتب: ذرائع ابلاغ میں کتب کو بھی ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ کتب سابقہ اقوام کے احوال کو محفوظ کرتی ہیں اور مستقبل میں بھی تاریخ و دستاویزات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امن کو فروغ دینے کے لیے کتب کا اہم کردار رہا ہے۔

میڈیا کے فوائد

انسانی زندگی میں میڈیا کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ میڈیا کے ذریعے لوگوں کو تفریح ملتی ہے، دنیا کی خبریں ملتی ہیں، دنیا کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے، معلومات میں اضافہ ہوتا ہے، علم حاصل ہوتا ہے، دوسری اقوام کی تہذیب و تمدن کا علم ہوتا ہے، موجودہ لوگوں اور آئندہ نسلوں تک پیغام پہنچتا ہے، قومیں ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوتی ہیں، ایک دوسرے کے مذاہب اور انکے عقائد وغیرہ کا علم ہوتا ہے، ایک دوسرے کے رسم و رواج کا پتہ چلتا ہے۔ دنیا کے جن حصوں تک انسان کی خود کی رسائی نہیں ہو پاتی ان کے بارے میں کتب کے ذریعے معلومات مل جاتی ہے۔ کوئی نئی ایجاد ہو یا کسی علاج کی تحقیق ہو، کسی بیماری کا حملہ ہو یا کہیں پر حالات خراب ہوں، موسم سرد ہو یا گرم ہو وغیرہ جیسی معلومات کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اسلام کا ابلاغی نظریہ

اسلام میں اچھی بات پہچانے اور پھیلانے کا حکم ہے۔ جیسے انسان اپنی زبان اور ہاتھ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتا ہے، اس طرح میڈیا کے ذریعے بھی عمل بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا گیا۔ اب نبوت کا سلسلہ تو ختم ہو گیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت پر دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۔ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ [7]

ترجمہ: رسول کے ذمہ تو صرف پہنچانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو۔

---

[6] القرآن:18:87

Āl-Qrān: 87 : 18

[7] القرآن: 99:5

Āl-Qrān: 5 : 99

اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ حق بات کو عوام تک پہنچائیں۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے،۔ اس کے ماننے والوں پر لازم ہے کہ وہ توحید کے پیغام کو عام کریں۔ اسلامی تعلیمات کو پھیلائیں اور اللہ تعالی کے احکامات اور حق باتوں کی تشہیر کریں۔

میڈیا کے ذریعے حق کا ابلاغ کرنا

میڈیا کے ذریعہ حق کی بات کو پھیلایا جاسکتا ہے۔ اچھی باتوں کی تشہیر کی جاسکتی ہے۔ لوگوں کو تعلیم دی جا سکتی ہے۔ نیکی کی راہ پر چلنے کا درس دیا جاسکتا ہے۔ لوگوں کے احساسات اور جذبات کو جگایا جاسکتا ہے۔ میڈیا کے مثبت استعمال سے دنیا میں امن کا علم بلند کیا جاسکتا ہے۔ میڈیا کے ذریعے لوگوں کو نصیحتیں اور حکمت کی باتیں پہنچائی جاسکتی ہیں۔ جب لوگوں کو نصیحت کی جائے تو حالات کو دیکھتے ہوئے اور ان کی ذہانت، حالات اور استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے بات کی جائے[8] اور پروگرام نشر کیے جائیں یا موضوع منتخب کئے جائیں۔ میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو نیکی کی ترغیب دی جائے۔ انسانیت کی خدمت کا جذبہ جگایا جائے۔ لوگوں کی خیر خواہی کی نصیحت کی جائے۔ ایسے پروگرام نشر کئے جائیں جن سے لوگوں کو یہ سمجھ میں آئے کہ جو واعظ یا نصیحت کرنے والا ہے یہ سارا کچھ اپنے دل سے بول رہا ہے اپنے دل کی چاہت سے ترغیب دے رہا ہے۔ اس کے اندر اصلاح معاشرہ و اصلاح افراد کی تڑپ موجود ہے۔ لوگوں کو محسوس ہو کہ میڈیا بھی ایک داعی کی طرح معاشرے اور افراد کی بھلائی ہی چاہتا ہے۔ میڈیا کو دعوت اور حق کے ابلاغ میں جتنی بھی رکاوٹیں پیش آئیں ان کی پرواہ کیے بنا معاشرے کی اصلاح پر نظر رکھنی چاہیے۔

کیونکہ حق کے لئے جدال ایک ضروری چیز ہے۔ امن وامان کی صورتحال برقرار رکھنے کے لئے میڈیا کو چاہیے کہ لوگوں کی نیکی کی طرف ذہن سازی کرے تاکہ معاشرہ پر امن ہو۔ لوگوں کو ذہنی اور قلبی سکون میسر ہو۔ میڈیا سب سے بڑا مبلغ ہے۔ اس کی بات ہر گھر میں ہر فرد تک آسانی بہت تیزی کے ساتھ پہنچتی ہے۔ مبلغ کے لیے لازمی امر ہے کہ وہ جو بھی نصیحت کرے یا دعوت دے تو اپنی بات میں نرمی کرے۔ سختی سے اصلاح کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اور اصلاح کی بجائے خرابی پیدا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ جیسے فرمان الٰہی ہے:

---

[8] مودودی، ابوالاعلی، تفہیم القرآن، لاہور، اسلامی پبلیکیشنز، 1998، ج2، ص581
Mwdwdy, ābwālāʿlā, Tfhym ālqrān lāhore, islāmic publicationšnz 1998, Vol.2, P.581

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾"[9]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے ، سُو آپ ان سے درگُزر کریں اور ان کے لئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ نرمی سے کہی ہوئی بات کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور اس کا اثر قبول بھی کرتا ہے۔ سختی کرنے سے لوگ زیادہ دور ہوں گے اور اس کا الٹا اثر قبول کریں گے۔

اسلامی ریاست میں میڈیا کی ذمہ داری

اسلامی مملکت ایلاء کلمۃ اللہ کے مقصد تحت وجود میں آتی ہے۔ اسلامی ریاست کا منشور اللہ کی دھرتی پر اللہ کا قانون نافذ کیا جائے گا ہوتا ہے۔ جہاں پر اللہ رب العزت کے احکامات کے تابع زندگی گزاری جائے۔

اسلامی ریاست کا مقصد اللہ رب العزت کے احکامات کی پابندی کرنا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اس ریاست میں اسلامی شریعت کا نفاذ، عدل و انصاف، انسانیت کی خدمت و بہبود، دین کی ناموس کا تحفظ، انسانی حقوق کا تحفظ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے مقاصد کا حاصل کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ ان سب ممدوح اوصاف کو عوام میں عام کرنے اور پھیلانے کے لیے ذرائع ابلاغ کی ضرورت پڑتی ہے۔ پہلے دور میں آج والے ذرائع ابلاغ موجود نہ تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی ذرائع ابلاغ واعظ (خطابت) اور تحریر کی صورت میں موجود تھے۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ذرائع ابلاغ میں تبدیلی آتی رہی ہے۔ مگر ان ذرائع ابلاغ کی ذمہ داریاں ایک ہی جیسی تھیں۔ اسلام نے ذرائع ابلاغ کے بارے میں کچھ تعلیمات دی ہیں۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں: اچھائی اور پرہیز گاری والے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کرو اور برے اور زیادتی والے کاموں میں اعانت نہ کرو۔ تم لوگوں کی دوستی بھی اللہ تعالی کی خاطر ہونی چاہیے اور دشمنی بھی اس طرح ہونی چاہیے۔ تم لوگ نیکی اور اچھائی کا حکم

---

[9] القرآن 3: : 159

Āl-Qrān 3: : 159

دیا کرو اور برائی سے روکو۔ آپس میں بدگمانی سے بچو۔ تم لوگ آپس میں اللہ تعالی کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔ کبھی کسی ظالم کا ساتھ نہ دینا اور دوسروں کے لئے وہ کچھ پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔[10]

ذہن سازی کرنا

میڈیا کا سب سے بڑا کردار اور اولین ترجیح لوگوں کی اسلام کے بارے میں ذہن سازی کرنا ہے۔ غیر مسلم ریاست کی میڈیا کا بھی اہم کردار یہی ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کی اچھائی کی طرف ذہن سازی کرے۔ ابوالحسن علی ندوی اسلامی میڈیا کی ذہن سازی کرنے والی ذمہ داری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مسلمان امت کو یہ بات یاد کروانے کی ضرورت ہے کہ اسلام انقلابی طاقت بن کر دنیا میں ابھرے تاکہ سارے جہاں پر چھا جائے۔

نیکی کی دعوت دینا

اسلامی ریاست کے میڈیا کا نیکی کی دعوت میں اہم کردار ہونا چاہیے۔ لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جائے۔ اس کو عام کیا جائے۔

برائی سے روکنا

اسلامی ریاست کی میڈیا کا برائی سے روکنے میں بھی اہم کردار ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کے ذمہ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا ہے۔ اس طرح اسلامی ریاست کی میڈیا کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرے۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾"[11]

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو ، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو ، اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ، ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔

---

[10] مودودی، ابوالاعلیٰ، اسلام کا نظام حیات، ص30

Mwdwdy, ābwālāʿ lā, islām kā niẓām e ḥyāt, p.30

[11] **القرآن:** 3 : 110

Āl-Qrān: 3 : 110

میڈیا کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مضامین شائع کرے یا ایسے پروگرام نشر کرے جس کی وجہ سے امر معروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا ہوتا رہے۔ جن سے شریعت اسلام کی بڑائی اور عظمت نظر آئے۔ لوگ برائی سے رک جائیں اور ان کے اندر نیکی کرنے کا جذبہ بیدار ہو۔

بدی کی اشاعت سے پرہیز

برائی کی اشاعت کرنا خود ایک برا عمل ہے۔ اللہ رب العزت کسی بھی صورت میں برائی کرنے یا برائی کی ترغیب دینے یا برائی کی اشاعت کرنے کو ہرگز بھی پسند نہیں کرتا۔ برائی کی اشاعت و ترویج کرنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور معاشرے کا امن خراب ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت اپنے کلام میں فرماتے ہیں :

"لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾"[12]

ترجمہ: بُرائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا جانتا ہے۔

آج کل کا میڈیا شہرت اور پیسہ کمانے کی خاطر ہر رطب و یابس چیزوں کو اپنے پروگراموں میں شامل کرتا ہے۔ ایسے ایسے ڈرامے اور فلمیں نشر کی جاتی ہیں جن سے لوگ غلط سبق لے کر یا غلط اثر لے کر معاشرے کے لئے دردسر بن جاتے ہیں اور معاشرے کا امن خراب کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جو مسلمانوں میں بے حیائی پھیلاتے ہیں ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۭ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾"[13]

ترجمہ: جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ کی بات کی اشاعت کرتے ہیں ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

---

[12] القرآن:23:24

Āl-Qrān: 24 : 23

[13] القرآن:19:24

Āl-Qrān: 24 : 19

ترقی کی ترغیب دینا

میڈیا کی ذمہ داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے معاشرے کی ترقی، امن و امان برقرار رکھنے اور اچھائی کی ترغیب دے۔ مسلمان امت کو ان کا بھلایا ہوا ماضی یاد دلائے اور ان کو سیدھی راہ پر چلنے کی ترغیب دے۔

اسلامی تعلیمات کا فروغ

اسلامی ریاست کی میڈیا کا کردار ایسا ہونا چاہئے جس کے ذریعہ سے وہ اسلامی تعلیمات کو فروغ دے۔ لوگوں کو دین کے اہل علم ماہر رہنماؤں کے ذریعے اور ان کی تقاریر کے ذریعے لوگوں میں دین کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اپنا حق ادا کرنا چاہیے۔ علمائے کرام سے لائیو پروگرام منعقد کروا کر ان سے سوال و جواب کی صورت میں تعلیم دلوانے چاہیے۔ مختلف فنون کے ماہر علماء کرام و اسکالرز کے دروس کو نشر کرنے سے اسلامی تعلیمات کو فروغ حاصل ہو گا۔

انتہا پسندی اور دہشت گردی سے روکنا

اسلامی ریاست کی میڈیا کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کو انتہا پسندی سے بچنے کی ترغیب دے۔ مذہب کا احترام رکھتے ہوئے دہشت گردی کو مذموم عمل ثابت کرے۔ اسلام کا اصل چہرہ پیش کرے۔ آج کل ہمارا میڈیا اسلام کا غلط تصور تصور پیش کر کے لوگوں کے اندر اسلام اور اس کے پیروکاروں کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام اور اہل اسلام کی ارواح مجروح ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام اور اہل اسلام تمسخر کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ نتیجے میں عام سادہ دل مسلمان بھی ان کی غلط پروپیگنڈا کا حصہ بن کر اسلام سے ہی بد ظن ہو جاتے ہیں۔

امن و امان برقرار رکھنے کی سعی کرنا

اسلامی میڈیا کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھے۔ لوگوں کی اصلاح کرنے والے پروگرام نشر کرے۔ لوگوں میں امن و امان برقرار رکھنے کا جذبہ جگائے۔ ان کی اصلاح کرے۔

دل آزاری سے بچے

اسلامی میڈیا کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ کوئی بھی ایسا پروگرام نشر نہ کرے جس کی وجہ سے کسی کی بھی دل آزاری ہو۔

عریانی اور فحاشی سے پرہیز

اسلامی ریاست کی میڈیا کا یہ بھی ذمہ ہے کہ وہ کوئی ایسا اشتہار یا پروگرام نشر نہ کرے جس میں فحاشی ہو یا عریانی ہو۔ بلکہ نیم برہنا اشتہارات سے بھی بچنا چاہیئے۔

میڈیا کا منفی کردار

بین الاقوامی میڈیا پر مغرب کا تسلط ہے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق میڈیا کا رخ موڑ کر دنیا کے لوگوں کی ذہن سازی اپنی منشا کے مطابق کرنے میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔ میڈیا حیاء سوز ڈرامے فلمیں اور گانے نشر کرتا ہے ملحدین اور لادین لوگوں سے دینی پروگرام منعقد کروا کر ان کو نشر کرتا ہے۔ منکرین قرآن و حدیث کے پروگرام نشر کرتا ہے۔ لبرل لوگوں کی سوچ کو عام کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح کے اسلام دشمن پروگرام نشر ہونے سے معاشرے میں اسلامی دشمنی جنم لیتی ہے اور ساتھ میں امن کی صورتحال خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

آج کل میڈیا کے ساتھ ساتھ دوسرے ذرائع ابلاغ پیسے کمانے کے چکر میں غلط یا صحیح کی تمیز کی بھی کوئی فکر نہیں کرتے۔ ان کو بس پیسے کمانے کی فکر لگی رہتی ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی فکر کئے بنا بس وہ اپنی دھن میں مگن رہتے ہیں۔ اس وجہ سے معاشرے میں برائی جنم لیتی ہے اور لوگ غلط راہ روی کا شکار بن جاتے ہیں۔ میڈیا کو منفی کردار سے بچ کر مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ ان کی اس بے توجہی یا جان بوجھ کر غلطی کرنے کی وجہ سے سماج میں برائیاں جنم لیتی ہیں اور لوگ جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جب میڈیا منفی کردار ادا کرتا ہے تو نہ چاہتے ہوئے بھی سماج پر اس کا غلط اثر پڑتا ہے۔ میڈیا جو منفی کردار ادا کرتا ہے اس کے سماج پر اثرات بھی منفی ہی پڑتے ہیں۔ میڈیا جو منفی کردار ادا کرتا ہے وہ کچھ اس طرح ہے۔ میڈیا میں مرد و عورت کا بے تکلف امتزاج دکھایا جاتا ہے۔ جدید دور کے منفی پروپیگنڈا کرنے والے حضرات کی حوصلہ افزائی کرنا، ان کی باتوں اور دعواؤں کو مشتہر کرنے میں میڈیا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا ڈراموں اور فلموں کے ذریعے سماج کی عکاسی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ ایسے ڈرامے اور فلمیں بھی نشر کرتا ہے جن سے لوگ غلط اثر لیتے ہیں۔ فلموں میں ہیرو کا کردار ادا کرنے والے لوگوں کا انداز اپنایا جاتا ہے اور کچھ لوگ فلموں میں منفی کردار ادا کرنے والے (ویلین) سے متاثر ہو کر خود کو ان جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میڈیا مضر صحت اشیا اور نقلی مصنوعات کی طرف سے بنوائے ہوئے دلکش اشتہارات چند پیسے سے لیکر نشر کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ ان ان اشتہارات سے مرغوب ہو کر ان اشیاء کو خرید کر استعمال کرتے ہیں

اور ان مصنوعات کی خرید و فروخت میں اضافہ ہوتا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ میڈیا پر نشر ہونے والے پروگرامز، ڈراموں، فلموں اور گانوں سے لوگوں اثر لے کر جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میڈیا پر اسے ڈرامے اور فلمیں نشر کی جاتی ہیں جن میں علمائے کرام اور اہل مدارس کو دہشت گردوں کے روپ میں دکھایا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں عوام علمائے کرام اور اہل مدارس کو دھشت گرد اور دہشت گردی کو ہوا دینے والے سمجھتا ہے۔ دوسرے ممالک کے لوگوں کے ذہن میں مسلمانوں کے لئے منفی سوچ پیدا ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ مسلمانوں کو دہشتگرد اور برا انسان سمجھتے ہیں۔[14] میڈیا مغربی فلموں کو دکھا کر مسلمانوں کو مغربی پالیسیوں اور ان کے طور طرق اور ان کے رسم ورواج کو مسلمانوں کے ذہنوں میں اچھا کر کے پیش کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں نہ چاہتے ہوئے بھی مسلمانوں پر مغربی پالیسیاں نافذ کی جاتی ہیں۔ مغرب مسلمانوں کو ہر میدان میں نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے، مسلمان کو ذلیل رسوا کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ مغرب مسلمان اور اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کی پلاننگ کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا رہتا ہے۔ سیدھا لڑنے کی بجائے میڈیا کے ذریعے حملہ آور ہو کر مسلمان معاشروں میں بگاڑ پیدا کرنے، مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کو تبدیل کر کے ان کی فکر کو اپنی منشا کا رخ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ مسلمانوں کو دقیانوس اور پرانی سوچ والے پیش کر کے مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی تہذیب، اسلامی ورثوں کی حقارت دل میں بٹھا کر جدید دور کی جدید ترقی کی دوڑ میں کامیابی کا واحد حل مغرب کی طرز زندگی کو اپنانے میں بتانے کی کوشش کرتا ہے۔[15] مغربی لوگوں کے طرز زندگی کو بہت اچھا اعلیٰ پیش کر کے مسلمانوں میں فحاشی، عریانی، لالچ، دھوکہ، فریب، رشتوں کے تقدس کو پامال کرنے اور حلال و حرام کی تمیز کو ختم کر کے مغرب کی پیروی کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ میڈیا کے منفی کردار کی وجہ سے عوام پر غیر اخلاقی اثر پڑتا ہے۔ فحاشی کو فروغ ملتا ہے۔ مغربی تہذیب و تمدن کو فروغ ملتا ہے، رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، توہین و تمسخر کو آزادی اظہار رائے کا نام دیا جاتا ہے، منکرات کو عام کیا جاتا ہے اور تفریح کے نام سے حرام کو حلال بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

نتائج بحث

---

[14] خورشید احمد، نظام تعلیم، ص 41

ẖwršyd āḥmed, niẓām e taʿlym, p. 41

[15] عثمانی، محمد تقی، ہمارا تعلیمی نظام، ص46

uʿṯhmāni, muḥmad taqi, hamara talymi niẓām, p. 46

میڈیا ایک ایسا ذریعہ ابلاغ ہے جس کی رسائی تقریباً دنیا کے ہر ایک فرد تک ہو چکی ہے۔ لوگوں کی سوچ ,رویوں اور ان کے مزاجوں کو اپنی مرضی کے مطابق رخ متعین کر کے دیا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے لوگوں کی من چاہی ذہن سازی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے میڈیا کو مثبت انداز میں استعمال کر کے معاشرے کی اصلاح کرنے کی کوشش کی جائے۔ میڈیا کے ذریعے سماج میں منفی اور مثبت کردار کے لوگ پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ میڈیا سچ اور جھوٹ کو ایک دوسرے کے برعکس پیش کر سکتا ہے۔ آج کے میڈیا نے ہر انسان کو بلا تفریق اپنے احاطے میں گھیرے رکھا ہے۔ میڈیا کے بنا انسان خود کو نامکمل سمجھتا ہے۔ ذرائع ابلاغ انسان کی اشد ضرورت بن چکے ہیں۔ میڈیا کو مثبت و منفی پہلوؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا ہر پہلو کافی طاقت رکھتا ہے۔ اس کے مثبت پہلو سے تعلیم کو فروغ دیا جاسکتا ہے، معاشرے کی اصلاح کی جاسکتی ہے، لوگوں کے کردار کو اچھا بنایا جاسکتا ہے، معلومات میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، لوگوں کو تفریح مہیا کی جاسکتی ہے، نیکی کو فروغ دیا جاسکتا ہے، برائی سے روکا جاسکتا ہے، فلاح و بہبود کے کاموں کے لئے لوگوں کو ابھارا جاسکتا ہے، امن و امان کو رائج کیا جاسکتا ہے، معاشرے کے کارآمد افراد تیار کئے جاسکتے ہیں۔ میڈیا کے مثبت پہلو کو استعمال کر کے سماج کو مثالی بنایا جاسکتا ہے مگر میڈیا کے مثبت پہلو کو بہت کم استعمال کیا جاتا ہے باقی اس کو منفی پہلوؤں میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ناچاہتے ہوئے میڈیا کے منفی استعمال سے لوگوں کی سوچ ، کردار، رویّے اور مزاج پر منفی اثر پڑا جس کی وجہ سے رسم و رواج، تہذیب و تمدن، رہن سہن، اٹھنے بیٹھنے اور باہمی تعلقات میں منفی تبدیلی آتی جارہی ہے۔ نوجون نسل بے راہ روی کا شکار بن گئی ہے۔ دھوکا دینا، فریب کرنا، مکاری سے کام لینا، جھوٹ کا سہارا لینا، دوسروں کی تحقیر، بڑوں کو عزت نہ دینا اور غلط بیانی کرنا کمال سمجھا جاتا ہے۔ میڈیا کے منفی استعمال سے لوگ بے راہ روی اخیار کرنے لگے ہیں، زندگی کو بے مقصد گزارنے لگے ہیں۔ جنسی آوارگی اور فیشن پرستی کو فروغ ملا ہے۔ لوگ میڈیا پر امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر یا ڈراموں اور فلموں میں شارٹ کٹ کے ذریعے بہت جلد امیر بن جانے کے پیچھے غلط راہ اختیار کرتے ہیں۔ لوگوں میں ریاکاری، تخریب کاری، غنڈہ گردی، ظلم و زیادتی، خود پرستی، نمود و نمائش اور بات کرنے کے انداز جیسی منفی تبدیلیاں نمایاں طور پر پیدا ہوتی ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پامال کیا جاتا ہے، ان کا مذاق اڑانا عام بات بنتی جارہی ہے۔ کبھی نماز پر مزاحیہ وڈیو بنائیں جاتی ہیں تو کبھی دعاؤں میں مزاکیا کلمات بول کر، کبھی زوزے کو مصیبت بنا کر پیش کیا جاتا ہے تو کبھی مذہب پر عمل کرنے کو تشدد پسندی بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے منفی پروگرام نشر کر کے اپنے اعمال کا ستیاناس تو کیا جاتا ہے مگر ساتھ میں دیکھنے والوں کے ذہنوں کو بھی دین سے متنفر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ڈراموں اور فلموں میں فقہ کے الٹ مسئلے فلمائیز کر کے لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ اس سے مولویوں کی کم علمی اور لبرل لوگوں کی کامل علمی ثابت کرنے کی

کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی فیشن کے طور پر فحاشی کی راہ ہموار کرنے کی سازش ہوتی ہے تو کبھی مرد و زن کے کھلے امتزاج کو جدت کا نام دے کر لوگوں کو غلط راہ دکھائی جاتی ہے۔ مطلب کے میڈیا کو جو طاقت حاصل ہے وہ مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ مثبت کافی کم اور منفی پہلو بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

تجاویز

1. میڈیا کو معاشرے میں ایک مسلم اہمیت حاصل ہے۔ میڈیا کو مثبت اور منفی پہلوؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مثبت استعمال سے نتیجے بھی مثبت ملتے ہیں مگر میڈیا کو زیادہ تر منفی پہلو میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے برے اثرات معاشرے پر رائج ہوتے ہیں۔ اس لئے میڈیا کو منفی پہلو سے بچا کر مثبت پہلو میں استعمال کیا جائے۔
2. میڈیا کے مخصوص مثبت پروگرام جن سے کوئی فائدہ حاصل ہو، وہی چلانے کی اجازت دی جائے۔ باقی غیر معیاری مواد والے چینلز کو بند کروایا جائے۔
3. بچوں کے ٹیلیویژن دیکھنے اور کمپیوٹر یا موبائل استعمال کرنے کی نگرانی کی جائے۔ ان کو زیادہ دیر تک ان میں مصروف رہنے نہ دیا جائے۔

   بچوں کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ عبادت کے وقت عبادت، پڑھائی کے وقت پڑھائی کرنی چاہیئے اور میڈیا کو تھوڑا بہت استعمال کرنے کی اجازت دی جائے اور اس کی بھی نگرانی کی جائے۔
4. گھر میں اور بچوں کو اسلامی تعلیم دی جائے اور ان کو دین کے اہم مسائل سے واقف رکھا جائے۔ جن پروگراموں میں دین کے مسائل پر بات ہو یا دین کا مسئلے والی بات ہو تو اس کی تحقیق کی جائے یا کسی اہل علم سے پوچھ کر وضاحت کرنی چاہیئے تاکہ کسی ڈرامے یا فلم میں غیر اسلامی عمل کا پتا چل جائے۔
5. بچوں کو فحش گانوں، ڈراموں اور فلموں سے باز رکھا جائے۔ ان کو معلوماتی پروگرام دیکھنے کی ترغیب دی جائے اور بڑوں کی غیر موجودگی میں بھی ایسے ڈراموں، فلموں اور گانوں سے دور رہنے کی تاکید کی جائے۔

6. بچوں کو زیادہ دیر تک میڈیا استعمال نہ کرنا دیا جائے۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں تا کہ بچوں کے پاس ذرائع ابلاغ کو زیادہ استعمال کرنے کی بجائے اپنے والدین سے سیکھنے کا موقعہ مل سکے اور ان کو والدین کی نگرانی میں معلومات مل سکے اور وہ فضولیات میں وقت صرف نہ کر سکیں۔
7. اسلامی ریاست کی میڈیا کو اسلامی تعلیمات کو ملحوظ رکھ کر پروگرام نشر کرنے چاہئیں تا کہ وہ معاشرے میں مثبت کردار کو ہی فروغ دینے والا بنے۔
8. حکومت کو چاہیئے کہ وہ میڈیا کی نگرانی کرے۔ ایسے میڈیا کو اپنی مرضی کے مطابق پراگرام نشر کرنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔ ہر نشر کئے جانے والے پروگرام کی پہلے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چھان بین کر کہ غیر معیاری مواد کو ہٹا کر معیاری مواد کی ہی اجازت دینی چاہیئے۔
9. میڈیا کو اشتہارات چلانے سے پہلے ان کی بھی جانچ کرنی چاہیئے تا کہ کسی اشتہار سے کوئی غلط نتیجہ نہ نکلے یا لوگوں کے ذہن میں غلط اثر نہ پڑے۔
10. میڈیا کو چاہیئے کہ وہ امن کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ لوگوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کرے۔ سماج میں امن کی اہمیت لوگوں کے دل میں بٹھانی چاہیئے۔
11. میڈیا کو اپنے نشر کئے جانے والے پروگراموں پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اسلام کے منافی اور مخالف کسی بات کو اپنے پروگراموں میں شامل کرنے کی اجازت نہ دے۔
12. والدین کو چاہیئے کہ وہ خود کو بھی میڈیا کے حملے سے محفوظ رکھیں اور اپنے گھر والوں اور اولاد کو بھی بچائیں۔

میڈیا کی اکثریت غیر معیاری پروگرام اور گناہ کی دعوت دینے والے بن گئے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے چینلز اور ایسے پروگراموں پر پابندی لگائے۔

13. علماء کرام کو چاہئے کہ ایسے پروگرام جن میں دین کے خلاف بات ہوتی ہو غلط راہ دکھائی جاتی ہو دین کے خلاف لکھا جاتا ہو یا دین کے خلاف بولا جاتا ہو یا لوگوں کو گمراہ کرنے کی سازش کی جاتی ہو تو ان کو جواب دیں اور عوام کی صحیح سمت میں رہنمائی کریں ایسے فتنوں سے عوام کو خبر دار کریں اور آگاہ رکھیں۔